یہ عبادت اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا بہترین نمونہ ہے۔ "و لله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا۔" کی عملی شکل پیش کرتے ہوئے لوگ اس مبارک سفر کا آغاز کرتے ہیں اور سبھی کا رخ مکہ مکرمہ کی جانب ہوتا ہے۔ "لبیک اللھم لبیک" کا ورد کرتے ہوئے ان سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان وہ مناسک ادا کرتے ہیں۔ جس کی تعلیم آنحضرت ﷺ نے فرمائی۔ اکناف عالم سے آنے والے گورے' کالے' سرخ و سفید تمام مسلمان ایک ہی لباس اور ایک نغمہ توحید کا اقرار کرتے ہوئے اللہ کی بندگی میں مصروف نظر آتے ہیں۔ لاکھوں نفوس پر مشتمل یہ عظیم الشان اجتماع ایک اللہ' ایک قبلہ' ایک رسول ﷺ' ایک قرآن پر اتفاق و یگانگت کا اظہار کرتا ہے۔ جو رنگ و نسل اور عرب و عجم کی تفریق کو مٹاتا ہے۔ حج دراصل امت مسلمہ کے اتحاد کا عظیم مظہر ہے۔ یہ مثالی مشرق و مغرب' جنوب و شمال کی تفریق کو قربت میں تبدیل کر دیتا ہے اور اس میں شامل لوگ اسلامی تعلیمات اور اخلاق حسنہ' ایثار و قربانی کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں اور انہیں ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے' ایک دوسرے کا دکھ درد بانٹنے کا موقعہ میسر آتا ہے اور بالخصوص ایک دوسرے کے رہن سہن' ان کے معاشی' معاشرتی مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

یہ عبادت صبرو استقامت' تحمل و بردباری' تواضع و خشیت' جرات و ثابت قدمی' زہد و تقویٰ' ایثار و قربانی کا لاجواب مجموعہ ہے۔ اس کے ذریعے وہ تمام مقاصد حاصل ہوتے ہیں جو ہم نماز' روزہ' زکوۃ و صدقات' جہاد اور قربانی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

موجودہ حالات میں حج کی حیثیت اور دوچند ہو جاتی ہے۔ جبکہ پورا عالم اسلام افتراق و اختلاف کا شکار ہے اور لوگ گروہ در گروہ تقسیم ہو چکے ہیں۔ ایسے میں حج کا عظیم اجتماع امید کی کرن ہے اور اس کے ذریعے کم از کم وہ مقاصد حاصل کیئے جا سکتے ہیں۔ جس سے عالم اسلام کے درمیان وحدت اور اتحاد قائم ہو سکے۔ اس میں بنیادی کردار سعودی حکومت ادا کر سکتی ہے۔ ہماری خادم الحرمین الشریفین سے مودبانہ گذارش ہے کہ وہ اتحاد امت کے علم کو بلند کریں اور عالم اسلام کی قیادت و سیادت کا فریضہ سرانجام دیں اور حج کی اصل روح اتحاد امت کا عملی مظاہرہ پیش کریں۔

معروف عالم دین اور ممتاز اسلامی شاعر
مولانا عبدالرحمان عاجز مالیرکوٹلوی مرحوم کا سانحہ ارتحال

یہ خبر خاص اور عام حلقوں میں نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین' زاہد اور عابد حضرت مولانا عبدالرحمان عاجز انتقال فرما گئے۔ ان للہ و انا علیہ راجعون

مولانا مرحوم کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ علماء سلف کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ انتہائی متقی' پرہیزگار اور زاہد تھے۔ اکثر اوقات ذکر و اذکار میں مصروف رہتے۔ فکر آخرت آپ کا خصوصی موضوع تھا۔ آپ نے بہت ساری کتب اسی موضوع پر تحریر کیں۔ عمدہ شاعر تھے اور اپنے اشعار میں بھی قبر کے احوال اور آخرت کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے اور مسلمانوں میں آخرت کی فکر کا جذبہ اجاگر کرتے تھے۔

آپ کا شمار مصلح علماء میں ہوتا تھا۔ ابتدا ہی سے آپ کا رجحان نیکی کی جانب تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اسلامی علوم کے حصول کے ساتھ ساتھ اس کی دعوت کا بھی خاص اہتمام کیا۔

انتہائی ملنسار اور خلیق تھے۔ طلبہ کی بڑی قدر کرتے تھے۔ خاص کر علماء سے بڑی محبت کرتے تھے اور اپنی تالیفات بطور ہدیہ پیش کرتے تھے۔

آپ کی وفات سے ہم ایک عالم باعمل اور صالح شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبولیت سے نوازے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آپ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آپ کے لواحقین خاص کر صاحبزادے الشیخ مجید الرحمان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ادارہ جامعہ' تمام اساتذہ اور طلبہ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ہمیشہ بلندی درجات کے لئے دعاگو ہیں۔

بقیہ درس حدیث

حافظ ابن حجرؒ نے کھانا کھانے کی دو پسندیدہ صورتیں لکھی ہیں۔

۱- دونوں پیروں پر گھٹنوں کے بل بیٹھا جائے۔
۲- دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پر بیٹھے۔
(فتح الباری' کتاب الاطعمہ' باب الاکل متکئا)